THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیب الاخلاق

جلد چہارم] یکم ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری سنہ ۱۳۰۵ نبوی [نمبر ۱۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِطلاع

تشریح قیمت و مصرف منافع

تہذیب الاخلاق

جسقدر روپیہ بابت اِس پرچہ کے بطور چندہ خواہ بطور قیمت وصول ہو وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہوگا بلکہ اِس پرچہ کے اجرا و ترقی میں صرف کیا جاویگا *

جن دوستوں نے شریک ہوکر اس پرچہ کو جاری کیا ہی اور ساٹھہ روپیہ سالانہ اس پرچہ کے اجرا کے لیئے بطور امداد دیتے ہیں وہ اس پرچہ کے متعلق معاملات میں بطور ممبر کے متصور ہیں اُن کو اختیار ہی کہ اگر چاہیں تو اَور کسی کو بھی بطور ممبر اپنے ساتھہ شریک کریں اور جو شخص اس طرح پر شریک ہوگا اُس کو بھی ساٹھہ روپیہ سالانہ دینا ہوگا *

یہہ پرچہ ہر مہینے میں ایک بار یا دو بار یا تین بار جیسا کہ متقضاے مضامین ہوگا چھپا کریگا خریداروں کو چار روپیہ سالانہ قیمت پیشگی دینی ہوگی اور اخراجات روانگی پرچہ سے اُن کو کچھہ تعلق نہوگا *

اگر کوئی شخص کوئی خاص پرچہ خریدنا چاہیگا اُس کو فی پرچہ چار آنہ معہ اخراجات روانگی پرچہ دینا ہوگا *

اِطلاع

بخدمت ممبران و خریداران و ناظرین

تہذیب الاخلاق

اِس پرچہ کی بابت جس صاحب کو کچھہ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا خریداری اِس پرچہ کی مد نظر ہو یا کوئی مضمون اِس پرچہ میں مندرج ہونے کے لیئے بھیجنا ہو یا زر قیمت اخبار یا زر چندہ یا کچھہ روپیہ بطور فونڈیشن کے عنایت فرمانا ہو تو سید احمد خاں صاحب بہادر سی ایس آئی پاس بمقام بنارس بھیجا جاوے غرضکہ تمام خط و کتابت بابت اِس پرچہ کے اُنہی سے کی جاوے کیونکہ یہہ پرچہ علیگڈھ میں چھپکر اُن کے پاس چلا جاتا ہی اور وہاں سے تقسیم ہوتا ہی اور تمام حساب کتاب اسکا سب اُن کے پاس رہتا ہی *

اس پرچہ میں صرف مضامین مفیدہ جو مسلمانوں سے متعلق ہیں چھاپے ہوتے ہیں اور اس سبب سے اخبار امصار و دیار اس میں مندرج نہیں ہوتے — مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہہ ہی کہ مسلمانوں کی حسن معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور جو غلط اوہام مذہبی اس ترقی کے مانع ہیں اور درحقیقت وہ مذہب اسلام کے برخلاف ہیں وہ بھی مٹائے جاویں *

مضمون نمبر ١٦٨

روئداد

نمبر ٢

واقع ٢١ دسمبر سنہ ١٨٧٣ ع — مقام علیگڈہ

صدر انجمن

کنور محمد لطف علی خاں صاحب خلف اکبر نواب محمد محمود علیخاں صاحب بہادر رئیس چھتاری *

شرکاء انجمن

راجہ سید باقر علی خاں صاحب بہادر رئیس پنڈراول *

کنور محمد معشوق علی خاں صاحب رئیس چکاتھل *

کنور محمد امراو خاں صاحب رئیس چکاتھل *

مولوی محمد لطف اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ عربی علیگڈہ *

مولوی حافظ محمد اسمعیل صاحب ایڈیٹر اخبار سین ٹیفک سوسئیٹی علیگڈہ

میرزا عابد علی بیگ صاحب منصف درجہ اول ہاتہرس *

سید سید محمد صاحب تحصیلدار کول *

منشی مشتاق حسین صاحب نائب تحصیلدار کول *

قاضی محمد اطافت حسین صاحب وکیل عدالت دیوانی علیگڈہ *

سید عاشق علی صاحب و سید باسط علی صاحب رئیس جلالی ضلع علیگڈہ *

مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل و رئیس ضلع علیگڈہ *

حکیم مولوی محمد عبدالحق صاحب مہتمم بندوبست ضلع علیگڈہ *

ناظر محمد احسن‌اللہ صاحب محکمہ جج ماتحت علیگڈہ *

میر سید حسن صاحب محرر مثل محکمہ ججی علیگڈہ *

قاضی محمد حسین صاحب وکیل عدالت دیوانی علیگڈہ *

سید عباس علی صاحب پیشکار محکمہ ججی علیگڈہ *

محمد محمود شاہ خاں صاحب مہتمم منصفی ہاتہرس *

حاجی محمد منصور خاں صاحب رئیس بلرام *

محمد مظفرواللہ خاں صاحب رئیس *

محمد ظفریاب خاں صاحب وکیل و مختار ضلع علیگڈہ *

محمد سعید خاں صاحب *

سید عزت علی خاں صاحب رئیس علیگڈہ *

سید فرزند حسن صاحب *

شاہ محمد فضل حق صاحب رئیس اترولی *

میر فرہاد حسین صاحب *

شیخ محمد فازالدین صاحب رئیس اترولی *

محمد معصوم علی خاں صاحب *

میر صاحب ہمراہی منصف صاحب *

محمد نور خاں صاحب وکیل عدالت ضلع علیگڈہ *

سید سرفراز علی صاحب رئیس و مختار ضلع علیگڈہ *

شیخ سعیدالدین صاحب *

حافظ نظام‌الدین صاحب تاجر علیگڈہ *

شیخ حیدربخش صاحب ماسٹر *

شیخ محمد فدائے حسین صاحب وکیل عدالت دیوانی علیگڈہ *

محمد نبی داد خاں صاحب وکیل عدالت دیوانی علیگڈہ *

مولوی محمد خلیل صاحب وکیل عدالت ضلع علیگڈہ *

سید احمد حسین محرر اول رجسٹری محکمہ ججی *

مولوی محمد قطب‌الدین صاحب محرر محکمہ ججی ضلع علیگڈہ *

سید رضاعلی صاحب محافظ دفتر محکمہ ججی ضلع علیگڈہ *

سکرتری

مولوی محمد سمیع‌اللہ خاں صاحب جج ماتحت علیگڈہ *

جب یہہ سب صاحب رونق افروز جلسہ ہوچکے تو مولوی محمد سمیع‌اللہ خاں صاحب کرسی سکرتری سے کھڑے ہوئے اور شرکاء جلسہ سے درخواست کی کہ اس جلسہ میں جناب کنور محمد لطف علی خاں صاحب صدر انجمن ہوں *

مولوی محمد اسمعیل صاحب نے اس تحریک کی تائید کی اور سب نے بخوشی منظور فرمایا اور کنور صاحب ممدوح نے صدر انجمن کی کرسی پر اجلاس کیا *

بعد اس کے مولوی محمد سمیع‌اللہ خاں صاحب نے کھڑے ہوکر مفصلہ ذیل گفتگو کی *

اے صاحبوں

میں آپکو سب سے پہلے اس بات کی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ سب صاحب آج ایسے مبارک اور نیک کام کے واسطے جمع ہوئے ہیں جسپر تمام بھلائیاں دین و دنیا کی منحصر ہیں یہہ نہ صرف میری ایکرائے مقامی ہی بلکہ حدیث سے ثابت ہی کہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے اپنی امت پر اس کو فرض کیا ہی آجکا دن اور جو کام کہ آج کے دن تعلیم علم کی نسبت ہونگے وہ مسلمانوں کی نسلوں میں قابل یادگار اور آجکی تاریخ کا ایک عمدہ واقعہ شمار کیئے جاوینگے تیرھویں صدی میں آجکا دن ایک مبارک دن ہمیشہ مانا جاویگا *

اجلاس گذشتہ میں یہہ بات طی ہوگئی ہی کہ مسلمانوں کو اپنے سررشتہ تعلیم کا درست کرنا ضرور ہی اور اس ضلع علیگڈہ میں

ایک مدرسه ویسا اور شرفاء کے لڑکوں کی تعلیم کا قایم هونا لازم هی لیکن دیگر مراتب کا تکمله جنکا اجرا اُس کا موقوف هی اجلاس آینده پر ملتوی هوا تها اُن میں سے سب سے زیاده اهم امر جمع کرنا زر چنده کا هی یهه بهی مجمع سے بعض ممبران کمیٹی نے درخواست کی تهی که یهه بهی امر کمیٹی میں ظاهر هونا چاهیئے که کیا طریقه تعلیم کا اس مدرسه میں ابتدا سے انتها تک هوگا اور اس سے غالباً اُنکا مقصود یهه تها که جو شبهات بے اصل عوام کو تعلیم کی نسبت هیں وه رفع هوجائیں چنانچه مختصر طور سے اُسکو بهی میں نے مرتب کیا هی جس کو میں ابهی پیش کرونگا لیکن اس سے پہلے میں چند امور گذارش کرنے چاهتا هوں *

دو سال نهیں گذرے که مسلمانوں نے اپنی اصلاح اور بهتری کی طرف توجه کی هی اور اُن کا دل اپنی تباه حالت پر غیر قوموں کے مقابله سے اور اپنی همسر قوم کو جو اُن سے بهت پیچهے تهی اپنے سے آگے بڑها هوا دیکهه کر جوش میں بهر آیا هی اُنهوں نے اپنے سررشته تعلیم کو جو شایستگی اور ترقی قومی کا اصول اور دین کے استحکام کا مدار هی قایم کرنے کا عزم کیا اور اس اپنے اراده کا عام اشتهار دیا تهوڑے هی عرصه میں جیسا هرکام کے نیک نیتی سے کرنیکا اثر هوتا هی اسکا بهی یهه اثر هوا که هر اطراف ملک میں چهوٹے چهوٹے مسلمانوں کے دلوں میں ایک ولوله اور جوش قومی همدردی کا پیدا هوگیا کسی جگهه مدرسه کی بنیاد قایم هونے کی تدبیریں هونے لگیں کسی جگهه چنده کی کمیٹی چنده فراهم کرنے لگی مدرسة العلوم جو اعلی مدرسه مسلمانوں کی تعلیم کا قرار پایا هی اُس کے واسطے هر طرف سے چنده آنے لگا ترقی علم اور بهبودی قوم کے آثار نمایاں هونے لگے *

یهه عام اصول هی که جب کوئی قوم کسی بدتر حالت میں مبتلا هوتی هی اور کوئی شخص یا کوئی گروه اُس کی اصلاح اور تربیت پر متوجه هوتا هی تو اُسی هی قوم کا دوسرا گروه جو اپنی تیره حالت کے خیالات کا عادی هوتا هی وه اُسپر طرح طرح کی مزاحمت کرتا هی اور یهه بات کچهه نئی نهیں هی بهت پرانے زمانوں میں بهی اس کی مثالیں پائی جاتی هیں وه حکیم جو ایتهنس میں پیدا هوا تها اور جو آج مثل ایک دیوتا کے مانا جاتا هی جب وه اپنی قوم کی تربیت پر متوجه هوا تو اُسی قوم نے اُسپر موت کا فتوی دیکر زهر کے پیاله سے اُس کی دعوت کی اور پانسو جج بالاتفاق اُس کی سزا کے تجویز کرنے والے تهے *

اسیطرح بهت سے حکیموں کا حال جنهوں نے اپنی قوم کی بهلائی کی تاریخ سے ثابت هی *

دین کے پیشواؤں سے بهی اُنکی قوموں نے جنکی هدایت پر وه بالکل متوجه تهے کیسے کیسے سلوک کیئے حضرت ابراهیم کے ساتهه کیا کیا حضرت زکریا کے ساتهه کیا کیا حضرت عیسی کے ساتهه اس طرح پیش آئے اُسی اُصول کے موافق ایک گروه نے مسلمانوں کے سررشته تعلیم کی بهی مزاحمت کا قصد کیا یهه میں نهیں کهه سکتا که وه مزاحمت اُنکی کس طرح سے تهی اسبات کا یقین کرنا بهت مشکل هی که وه مزاحمت جوش مذهبی سے هوئی یا محض نفسانیت یا اصل امر کی جهالت سے مگر میں جهانتک خیال کرسکتا هوں میری یهه راے هی که چونکه علم کی تعلیم سے عمده کوئی امر دنیا اور دین کی بهلائی کا نهیں هی اور کوئی نیکی اُس کی حمایت کرنے سے زیاده نهیں هوسکتی اور همیشه شیطان جو انسان کا قدیم دشمن هی (جسکے اصلی وجود کا میں مقر هوں گو میرے بعض دوست اُسکے قایلی منکر هوں) وه انسان کا هر ایک نیک کام سے باز رکهنے والا هی لهذا اُسنے اُس گروه کے قلوب میں شاید کسی نیک پیرایه سے ایسے وسوسے ڈالے که جس سے اُس نیک کام کی مزاحمت پر بلا تامل آمادگی هوگئی یهه نزاع باهمی بهت بڑهگئی جسکو آپ صاحبوں نے اخباروں میں پڑها هوگا مباحثه کی اثناء ایسی پڑی جسکا تحریر کے ذریعه سے طے هونا ویسا هی مشکل هی جیسے عام دو فرقه مخالف کے تنازعات کے مباحث کا *

همارے کمیٹی کے ممبروں نے اس مباحثه کے طے کرنے کا عمده طریقه یهه نکالا که شهر علیگڈه میں جلد ایک مدرسه قایم کریں اور گروه مخالف کو بطور نمونه کے دیکها دیں تاکه وه مضامین اختراعی پر مباحثه کو چهوڑکر واقعات موجوده پر توجه کریں اور دیکهه لیں که اس قسم کے مدرسه اور ایسی تعلیم سے مسلمانوں کی نسلیں با علم اور با لیاقت و مهذب هوتی هیں یا ملحد اور زندیق اور ناشایسته —— مجهے افسوس هی که اس فرقه مخالف نے اُن مدارس کے انسداد میں بهت هی کوشش اور غل مچایا لیکن کوئی تدبیر نه خود کی نه همکو بتائی جس سے هماری قوم ایسی ذلیل حالت سے نکلے جس میں وه پڑی هوئی هی میری بالکل یهه راے هی که جس وقت یهه مدرسه جاری هوجاویگا تو جو بے اصل مباحث عوام کو متردد کر رهے هیں اور جو مهیب آوازیں همقوموں کو پریشان کر رهی هیں وه سب بے اثر هوجاوینگی یهه ایک بڑا احسان هماری کمیٹی کا مدرسة العلوم بلکه تمام سررشته تعلیم پر اهل اسلام کے همیشه قایم رهیگا *

اے صاحبو —— اس مدرسه کے مستقل قایم هونے کے واسطے سردست پچاس هزار روپیه کی ضرورت هی اور اس مقدار کو میں بمقابله عالی همتی رؤساء علیگڈه و ضلع بلند شهر کے کچهه بهی زیاده

نہیں سمجھتا ہوں اب تک جو بڑے بڑے مصارف اُنھوں نے کیئے یا اُنکے ذاتی نفع آخرت کے متعلق تہے یا اُنکے ذاتی قلب کی مسرت سے یہہ مصرف جسمیں میں اُنسے چندہ کا خواستگار ہوتا ہوں ایک خیر جاری ہی جو انشاءاللہ تعالی اُس وقت تک باقی رہیگی جبتک مسلمانوں کی نسل اس ملک میں باقی ہی اور جوثواب کہ اُنکو اس احسان قومی سے متصور ہی اُسکا مقابلہ تو کسی چیز سے متصور ہی نہیں ہی *

یہہ مدرسہ جسکے قایم کرنے کو آپ اور ہم جمع ہوئے ہیں صرف مسلمانوں کی نسلوں کی بہتری اور برادرانہ جوش محبت اور اُنکی دین اور دنیا کی بھلائی کی بنا پر قایم ہوتا ہی لہذا جو چندہ اس میں مانگا جاتا ہی وہ نہ کسی دباؤ سے مانگا جاتا ہی نہ اس میں کسی حاکم کی رضامندی کا لحاظ ہی نہ اس میں کچھہ زور حکومت کو دخل ہی یہہ چندہ صرف اپنے اُن قریبی بھائیوں کے نکالنے کے واسطے جنکے گلے تک پانی پہونچ گیا ہی اور صرف سر کھلا ہوا ہی مانگا جاتا ہی یہہ چندہ ہم اپنے قومی بھائیوں سے برادرانہ دعوی سے لیتے ہیں منت کرکے خوشامد کرکے لڑ لڑ کر جھگڑ جھگڑ کر اور یوں بھی نہ دیں تو گردن پکڑ کے مگر جس طرح دینگے اُسیطرح لینگے *

وہ طریقہ تعلیم جس کا ذکر اوپر میںنے کیا

یہہ ہی

نمبر ١ ابتداء طالب علم کو اُردو پڑھائی جاویگی اور جب وہ اُردو کی عبارت پڑھنے پر قادر ہوجاوے تو اُسی زبان میں اُسکو مسائل و عقاید ضروریہ اسلامیہ اور مسائل طہارت غسل اور وضو اور نماز اور روزہ اور نیز کسی قدر تاریخ کی تعلیم کی جاویگی اُردو کا لکھنا بھی سکھایا جاویگا یہاں تک کہ طالب علم اُردو زبان کو صاف طور سے پڑھ لے اور کچھہ لکھہ سکے *

نمبر ٢ جب پہلی مرتبہ کی تکمیل ہوجاویگی تو طالب علم کو فارسی شروع کرائی جاویگی فارسی میں اُسکو علم اخلاق اور علم انشا پڑھایا جاویگا نثر کی تعلیم نسبت نظم کے زیادہ ہوگی اور فارسی میں خط کا لکھنا اور اپنے ہر مطلب کو بعبارت سلیس تحریر کرنیکی تعلیم ہوگی — اور اُسی کے ہمراہ طالب علم کو حساب سیکھنا ہوگا *

نمبر ٣ جب دوسرے درجہ کی تحصیل سے فراغت ہوگی تو طالب علم کو عربی شروع کرائی جاویگی اول صرف و نحو کی پوری تکمیل کرائی جاویگی اور جب اِن دونوں کا بخوبی تکملہ ہوجاویگا تو اُسکو علم اُصول فقہ اور فقہ کی کتابیں اُصول میں نورالانوار تک اور فقہ میں شرح وقایہ تک حدیث میں مشکوٰۃ شریف اور تفسیر میں جلالین اور ضروری رسائل منطق پڑھائے جاوینگے اور اُسکے ہمراہ علم ادب کی تعلیم نفحۃالیمن تک ہوگی اور طالب علم کو انشا عربی کی مشق بھی کرائی جاویگی اسقدر کہ وہ عربی زبان میں سلیس گفتگو کرسکے اور ترجمہ ایک زبان سے دوسری زبان میں سیدھا سادہ صحیح کرلے *

نمبر ٤ جب سے عربی شروع ہوگی اُسیوقت سے طالب علم کو انگریزی بھی شروع کرائی جاویگی اور اُسکو اس مدرسہ میں اُس مرتبہ تک تعلیم کی جاویگی جو امتحان انٹرنس کلاس کے واسطے کافی ہو اور انگریزی کی تعلیم میں زیادہ تر توجہ لٹریچر پر کی جاویگی اگرچہ تعلیم سب فنون کی ہوگی *

٥ عربی و انگریزی کے ہمراہ تحریر اُقلیدس و جبرومقابلہ جہانتک تجویز ہوگا سیکھنا ہوگا *

نمبر ٦ جب طالب علم دفعہ ٣ و ٤ تک تکمیل علم کی کرچکیگا اور امتحان دیکر سند حاصل کرلیگا تو تکملہ علوم کے واسطے مدرسۃالعلوم میں داخل ہونے کا اُسکو اختیار ہوگا *

نمبر ٧ شیعہ مذہب کی کتابوں کا سلسلہ معتبر عالم شیعہ مذہب سے بتوسط ایک ممبر شیعہ اس کمیٹی کے تجویز کرایا جاویگا *

نمبر ٨ کمیٹی کو ہر وقت باتفاق راے خواہ بغلبہ آرا اختیار ہوگا کہ اُمور مفصلہ بالا میں وقتاً فوقتاً ترمیم و اصلاح کرے *

اس کے بعد مرزا عابد علی بیگ صاحب منصف ہاتہرس کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ —

خلاق عالم نے انسان میں ایک بڑی عمدہ چیز عقل پیدا کی ہی لغوی معنی اُس کے دانش اور اصطلاح کی رو سے وہ ایک قوت ہی ادراک کرنے والی خیر و شر کی اور اُن دونوں کے درمیان تمیز کرنے والی اور اسباب اُمور کی جاننے والی یا وہ ایک ملکہ ہی اور حالت ہی نفس میں جو خواہش دلاتی ہی بھلائی اور نفع مند چیز کی اور بچاتی ہی شرور اور مضرت کی چیزوں سے اور اُس کے سبب سے نفس قوت پاتا ہی یا وہ ایک قوت ہی جس کو لوگ استعمال کرتے ہیں نظام اُمور معاش میں اگر استعمال اُس کا مستحسن طور پر کیا جاوے تو اُس کو عقل معاش کہتے ہیں اور وہ ممدوح ہی اور اگر اُس کا استعمال اُمور باطلہ میں کیا جاوے تو مذموم ہی یا وہ نفس ناطقہ انسانیہ ہی کہ جس کے سبب سایر بہایم سے تمیز ہوتی ہی فلاسفہ اس طرف گئے ہیں کہ وہ ایک جوہر مجرد قدیم ہی اُسکو ذاتاً اور فعلاً مادہ سے کچھہ تعلق نہیں ہی بعض اُن کے محققوں نے یہہ بھی کہا ہی کہ نسبت عقل عاشر کی نفس کی طرف ایسی

هی جيسي كه نفس كي نسبت طرف بدن كے يعني جيسے نفس صورت هی واسطے بدن كے اور بدن ماده هی اُس كا ايسے هي عقل صورت هی نفس كے ليئے اور نفس ماده هی اُس كا اپنے خيالات كو فلسفه نے بڑے بڑے لطف كي عبارتوں سے رنگا هی ميں اس جگهه بحث فلسفه اور متكلمين ميں پڑنا نهيں چاهتا هوں ميرا مقصد اور هی ديكهو قرآن شريف ميں عقل والوں اور بيوقوفوں كا ذكر متعدد جگهه آيا هی اور اُس سے فضيلت عقل كي اور مذمت جهل كي كيسي صاف ظاهر هی اور كيسا اشاره اور هدايت هی كه عقل كو كام ميں لانا چاهيئے همارے خالق نے جو قوتيں همكو عطا فرمائي هيں همكو لازم هی كه اُن قوتوں كو صرف كريں اور اُن كو كام ميں نه لانا حقيقت ميں قانون قدرت كے خلاف كرنا هی *

اب ميں آپ صاحبوں سے التماس كرتا هوں كه آپ سب صاحب ذرا عقل كو كام ميں لاويں اور غور فرماويں كه جو حضرات همارے اس مدرسة العلوم كے جس كي ايك شاخ قايم كرنے كے واسطے يهه كميٹي منعقد هوئي هی ناجوازي كا خيال كرتے هيں اور اُس كے بانيوں كے ليئے كفر اور الحاد كے فتوے چهپواكر غل مچاتے هيں سو ميں پوچهتا هوں كه اس مدرسة العلوم ميں كون سي بات نا جايز اور كفر و الحاد كي هی آپ سب صاحبوں پر ظاهر هی كه اس مدرسه ميں دو هي چيزيں سكهائي جاوينگي ايك انگريزي زبان اور اُس كے علوم جو هماري معاشرت اور معيشت كے متعلق هيں بلكه حقيقت ميں وه هماري ترقي معاشرت اور معيشت كے آله هيں اور مدت سے اهل اسلام ميں اُسكي تعليم كا دستور چلا آتا هی اور همارے دين و مذهب كي بموجب معيشت اور معاشرت ميں ترقي كرنا ضروريات سے هی اور ميں ديكهتا هوں كه گورنمنٹ انگريزي كے تمام كالجوں اور اسكولوں ميں مسلمانوں كے بچه بے دغدغه اُسي انگريزي زبان اور اُنهيں علوم كي تعليم پاتے هيں اور آج تك اُن طلباء كے مربي اور سرپرستوں كے ليئے نه كوئي كفر كا فتوي چهپا نه كسي اخبار نے غل مچايا بلكه اچهے اچهے نيك مسلمان هر طرح سے اُس كي ترقي كے ليئے كوشش كرتے رهے هيں بلكه سب سے پهلے همارے مدرسة العلوم كي نا جوازي كا جهگڑا جس نے كهڑا كيا هی وه اب تك اس بات كے قايل هيں كه مسلمانوں كے واسطے جو گورنمنٹ انگريزي كے كالج اور اسكول هيں وه اور جن علوم كي اُن ميں تعليم دي جاتي هی وه كافي هی اب ميں اُن حضرات سے جو مدرسة العلوم كے مخالف هيں يهه پوچهتا هوں كه آيا اس مدرسه ميں اُس زبان اور علوم كا تعليم هونا صرف اس وجهه سے نا جايز هی كه اس مدرسه كا اهتمام مسلمان لوگ اپنے هاتهه ميں ليتے هيں يا كوئي اور بات هی مگر ظاهرا سوائے اس كے اور كوئي بات نهيں هی اور اگر يهي بات هی تو يهه مرض لا علاج هی *

دوسرے اس مدرسه ميں تعليم دينيات كي هوگي سو ميں نهيں سمجهتا هوں كه وه حضرات تعليم علم فقه كو كفر جانتے هيں يا علم حديث كو يا علم تفسير كو يا اُن كے علم اصول كو الحاد سمجهتے هيں جو شخص انصاف سے اپنے دل ميں غور كريگا وه اس مدرسة العلوم كے جايز هونے كا تو كيا بلكه واجب هونے كا قايل هوگا *

زبان كو مذهبي معامله سے كچهه تعلق نهيں هی بلكه زبان ايك ملكي معامله هی عربي كچهه مسلمانوں كي مذهبي زبان نهيں هی بلكه ملك عرب كي زبان هی همارے پيغمبر كے پيدا هونے سے پهلے اس زبان كو كافر بولتے تهے اگر يهه زبان اُن كفار كي مذهبي زبان هوتي تو خداوند عالم اپنے پيغمبر برگزيده كے ليئے كوئي زبان اور ايجاد فرماتا اور كبهي اس بات كو روا نه ركهتا كه اُس كا محبوب پيغمبر وهي كفار كي زبان استعمال كرے *

تبديل مذهب كے سبب سے كبهي ايسا نهيں هوا كه زبان تبديل كي گئي هو جب ايران ميں مسلمانوں كا مذهب پهيل گيا تو كيا اُس ملك كي مجوسي زبان جو كفر كي حالت ميں تهي تبديل كردي گئي تواريخ كو ديكهو يورپ كے جس جس مقام ميں يهه مذهب پهونچا كيا وهاں كے لوگوں كو اُن كے ديس كي زبان كے استعمال كو منع كيا گيا دور و دراز ملكوں اور پوراني باتوں كو ايك گپ اور قصه كهاني معلوم هوتي هيں اے حضرات يهه اُردو زبان كيا چيز هی كيا همارے مذهب ميں اس كي اجازت دي گئي هی جس كو تحقيق هی اُس كو تحقيق هی اور جس كو شك هی وه تحقيق كرلے كه مسلمانوں كے مذهب ميں تعليم علم اديان باطله كي ممانعت كي گئي هی جن علوم كو كه دين باطل سے علاقه نهيں هی اور وه انسان كي ترقي معيشت اور معاشرت كا وسيله هوں اُس كے حصول كے ليئے برابر اجازت هی ميں پوچهتا هوں كه اگر چين ميں علم هو اور اُس كا حصول ظاهر هی كه عمده طور پر نهيں هوسكتا جب تك چين كي زبان هم نه سيكهيں كيا اب هم عمل نه كرينگے اُس برگزيده قول پر اطلبوا العلم و لو كان في الصين همارے مدرسة العلوم كے ليئے بڑي مباركي اور خوشي كي بات يهه هی كه هندوستان ميں جو بڑے دو فرقه سني اور شيعه كے اهل اسلام هيں وه بالاتفاق اس مدرسه كے قايم كرنے ميں كوشش كر رهے هيں اور اسي بات سے همكو اُميد بلكه يقين هی كه يهه مدرسه ايك نه ايك روز اگر خدا چاهے تو بهت جلد قايم هوگا *

دنيا كي تاريخ ميں آجكل كے زمانه كي بابت يهه كيسي عمده بات لكهي جاويگي جو قيامت تك يادگار رهيگي كه هندوستان كے دو فرقه مسلمانوں نے شامل هوكر بالاتفاق ايسا مدرسه قايم كيا *

ان دونوں مذہبوں میں اگرچہ چند مراتب میں ایک قسم کا اختلاف ہی لیکن دونوں فرقوں میں مسئلہ متفق یہ بہی ہی کہ دونوں فرقہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہیں اور باہمی ان دونوں فرقوں کا اتفاق ہمکو یقین دلاتا ہی کہ جس امر میں ان دونوں فرقوں نے اتفاق کیا ہی اُس میں یہہ لوگ کامیاب ہوں یہہ بات تجربہ سے ثابت ہو گئی ہی کہ جس امر پر بالاتفاق کوشش کی جاتی ہی وہ کوشش کبہی رایگاں نہیں جاتی اب میں آپ صاحبوں سے اُمید رکھتا ہوں کہ آپ سب صاحب چندہ کی بابت ایسی توجہہ فرماویں جو اجراے اس شاخ مدرسۃالعلوم کے لیئے کافی ہو *

اسکے بعد مولوی لطف الله صاحب کہڑے ہوئے اور یہہ فرمایا کہ —

یہہ مدرسہ جو مولوی محمد سمیع الله خاں صاحب مسلمانوں کے لڑکوں کی تعلیم و تربیت کے لیئے مقرر فرماتے ہیں میرے نزدیک اس مدرسہ میں کوئی امر مضر شرعی نہیں اس لیئے کہ مسلمانوں کو اپنے لڑکوں کی تعلیم میں بڑا اہتمام اس امر کا چاہیئے کہ عقاید اُن کے درست ہوجائیں اور مسائل ضروری نماز روزہ اور طہارت سے واقف ہوں سو اس مدرسہ میں اولاً یہی تعلیم ہوگی کہ طلبہ صغیر سن کو پہلے اُردو لکہنے پڑہنے کی تعلیم کی جائیگی اور اُردو میں عقائد اہل اسلام اور مسائل صوم و صلواۃ و طہارت کے پڑہائے جائینگے بعد اس کے فارسی عربی پڑہینگے عربی میں تفسیر حدیث فقہ اصول‌فقہ کی تعلیم ہوگی اس طرح کی تعلیم میں سراسر منفعت ہی باقی رہا یہہ امر کہ اس مدرسہ میں انگریزی بہی پڑہائی جائیگی اس کا یہہ حال ہی کہ فقط زبان انگریزی سیکہنا ممنوع نہیں بلکہ ایک امر مباح ہی اس میں شک نہیں کہ افضل‌الالسنہ زبان عربی ہی جس میں قران مجید نزول ہوا اور جو ہمارے رسول‌الله صلی‌الله علیہ و علی آلہ و اصحابہ و سلم کی زبان تہی مگر ہم لوگ مثلاً جو ان بلاد میں رہتے ہیں اور اُردو زبان رکہتے ہیں اُردو زبان کی جہت سے مورد طعن نہیں اسی طرح اگر ہم کوئی اَور زبان سیکہہ لیں تو مورد طعن نہیں ہوسکتے ہاں مسلمانوں کو یہہ چاہیئے کہ عربی کی تعلیم و تعلم کا زیادہ تر اہتمام رکہیں کیونکہ قران مجید اور احادیث نبویہ جو اساس دین اسلام ہیں اسی زبان میں ہیں اور مسلمانوں کو لازم ہی کہ اپنے اخلاق اور امور معاشرت کی تہذیب اور تکمیل قران مجید اور سنت رسول الله صلی الله علیہ و سلم سے کریں *

بعد اسکے مولوی محمد اسمعیل صاحب نے یہہ تقریر فرمائی —

جو جلسہ اس سے پہلے اسی کام کے واسطے منعقد ہوا تہا آپ سب صاحبوں کو اس کا اصلی مقصد معلوم ہوچکا ہی اور مولوی سمیع الله خاں صاحب کی تقریر سے اسوقت اس جلسہ کا اصلی مقصد بہی معلوم ہوگیا پس اُس کی نسبت تو کسی بات کے کہنے کی مجہکو ضرورت نہیں ہی البتہ اس امر کی نسبت میں کچہہ کہنا چاہتا ہوں جسکو جناب منصف صاحب نے ابہی یاد دلایا ہی اور وہ یہہ ہی کہ مولوی سید احمد خاں کے کفر و الحاد کی نسبت ایک عام غلغلہ پہیلا ہوا ہی جو میرے نزدیک بہی وہ مدرسۃالعلوم کے مقاصد میں خلل انداز ہی اور یہہ بہی کہنا چاہتا ہوں کہ اُس کے لیئے کون سی تدبیر ایسی ہی جس سے یہہ نقصان رفع ہو پس میری دانست میں بلا شبہہ اُس کے لیئے کوئی تدبیر اس سے بہتر نہیں ہی کہ موافق تجویز مولوی سمیع الله خاں صاحب کے علیگدہ میں ایک ایسا مدرسہ قایم کیا جاوے جو پورا پورا نمونہ مدرسۃالعلوم کا ہو اور اس مدرسہ میں حسب تجویز علماء اسلام فقہ و حدیث و تفسیر و اصول عقاید وغیرہ کی تعلیم ہو اور ساتہہ اُس کے جو علوم ضروری ہیں اور شرعاً جن کے پڑہنے کی کچہہ ممانعت بہی نہیں ہی وہ بہی پڑہائے جاویں اور نماز روزہ جمعہ جماعت کی بہی اس کے طلبہ کو تاکید ہو اور اخلاق کی بہی اصلاح ہو کیونکہ اگر اس مدرسہ کے قایم ہونے کے بعد جملہ مسلمانوں کو کامیابی معلوم ہو اور دینی اور دنیوی عزت کی جانب سے اطمینان ہوجائیگا اور اُن کے مذہب و عقاید میں کچہہ خلل نہ معلوم ہوگا تو لوگ اس مدرسہ کو اور اس کے بعد مدرسۃالعلوم کو دل و جان سے کوشش کرکے تقویت دینگے اور اس میں شریک حال رہینگے اور اگر اس مدرسہ میں بہی کسی کو معلوم ہو کہ یہاں تو کفر و الحاد کی تلقین ہوتی ہی اور لڑکے ابتر اور بد عقیدہ ہوتے جاتے ہیں اور اخلاق بگڑے جاتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ ضرور اے مسلمانوں اس مدرسہ پر اور نیز مدرسۃالعلوم پر تم لات مارکر الگ ہوجانا اور اپنے دین کو مت خراب کرنا دین سے زیادہ ہمارے نزدیک اور ہمارے نزدیک کیا الله کے نزدیک کوئی شی عزیز نہیں تو پہر ایسی عزیز شی کو کیوں ضایع کریں اور یہہ کچہہ ایمانداری کی بات نہیں ہی کہ ہم مولوی سید احمد خاں اور مولوی سمیع الله خاں کی وجاہت اور رعب میں آکر چہوٹ سچ ہاں ہاں کردیا کریں بلکہ ہمکو چاہیئے کہ دین کے معاملہ میں مضبوط ہوکر صاف صاف کہدیں یہہ جو لوگ کہتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں مولوی سید احمد خاں کے کفر کا غلغلہ پہیلا ہوا ہی اور وہ صرف نفسانیت اور ضد سے ہوا ہی ہم اُس کو ہرگز نفسانیت سے نہیں کہتے بلکہ ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ الحمد لله ہنوز ہندوستان میں اسقدر محبت دین کی ہی کہ لوگ جب کسی الحادی بات کو مسلمان سے ہوتا دیکہتے ہیں تو اپنے دین کی محبت اور جوش سے اس کو برا سمجہنے لگتے ہیں اور اُس کی مخالفت پر جان و دل سے آمادہ ہوجاتے ہیں اگر لوگوں نے مولوی سید احمد خاں اور

اُن کے صاحبزادہ کو لندن جانے کے بعد کوٹ پتلون پہنے دیکھا اور انگریزوں کے ساتھہ کھاتے دیکھا اور نماز روزہ کا پابند نہ پایا اور اس پر وہ خفا ہوگئے اور اُن کو مسلمانوں کی وضع چھوڑنے کا الزام لگانے لگے اور اُن کی تدبیروں سے اسی طرف سے مخالفت کی تو اچھہ الزام کی اور انسانیت کی بات نہیں تھی بلکہ سچ پوچھو تو ہندوستان میں اسلام کی بنیاد باقی رہنے کی علامت ہی اگر وہ مولوی سید احمد خاں کی اس حالت کو دیکھکر جو یہاں تمام مسلمانوں کی نظر میں خاص ایک انگریز ہی کی سی حالت ہی چپ ہوجاتے اور اُس پر صبر کرتے تو ہم یہہ کہتے کہ اب ہندوستان میں اسلام کا چراغ گل ہوگیا اور مسلمانوں کو اپنے دین پاک کی پروا نہیں رہی جو وہ ایسی نئی بات دیکھکر خیال بھی نہیں کرتے ہاں البتہ افسوس اور رنج کے لایق یہہ بات ہی کہ صرف اسی خیال میں گرفتار ہوکر خود بھی کچھہ نکریں اور اگر سید احمد خاں اُن سے درخواست کریں کہ تم ہی اس کی کچھہ اصلاح کرو تو نفسانیت سے یہہ بھی نکریں اور مسلمانوں کی حالت کو روز بروز ذلیل ہوتے دیں کیا مسلمان اس بات سے خوش ہونگے کہ ایک روز اُن کی اسی ذلت کی حالت کے سبب سے یہہ نوبت پہونچیگی کہ مخالف لوگ اُن کی مسجدوں میں اذانوں کی ممانعت کردینگے اُن کے جمعہ جماعت میں مزاحمت کرنے لگینگے اُن کے شعار اسلام کو مٹادینگے اور مفلسی اُن کو اسی کام کا کرادیگی نہ اُن کا دین اچھا ہوگا نہ اُن کی دنیا اچھی ہوگی سید احمد خاں صرف یہہ کہتے ہیں کہ کیا اب مسلمان انگریزوں کے نوکر نہیں ہیں کیا وہ کچہری کے چپراسی نہیں ہیں کیا وہ خانساماں نہیں ہیں سب کچھہ ہیں پس اُن کو مناسب ہی کہ وہ ایسی کوشش کریں کہ تل کو بجائے ان ذلیل نوکریوں کے عزت کی نوکریوں کے لایق ہوجاویں اور یہہ راے اُن کی نہایت عمدہ ہی باقی اور کسی بات میں تمکو کوئی کچھہ نہیں کہتا پس بہر کیف میں اس مدرسہ کی اس لحاظ سے تائید کرتا ہوں کہ یہہ مدرسہ اس بات کے جانچنے کے لیئے ایک نمونہ ہوگا کہ آیا اس میں مسلمانوں کے لڑکے کافر بنائے جاوینگے یا در حقیقت ان کے اسلام کی عزت سنبھالی جاویگی اور اُن کے دین کی تقویت ہوگی لوگ یہہ کہتے ہیں کہ مولوی سید احمد خاں جھوٹ بولتے ہیں اب جیسا وہ کہتے ہیں آیندہ ویسا نکرینگے پس میں یہہ کہتا ہوں کہ اے لوگو تمنے سنا ہوگا یہہ ایک نہایت عمدہ مثل مشہور ہی کہ دروغگو را تا بدر باید رسانید پس اسی مثل کے موافق تم بھی سمجھہ کر اس مدرسہ کو قایم کر دیکھو اگر اس میں اُن کے قول کی صداقت معلوم ہو تو کیا ورنہ تم مختار ہو ایک کی بات سے مانیو *

میں ایسی باتوں کا ذکر ہرگز نکرتا مگر چونکہ منصف صاحب نے اپنی تقریر میں کفر و اعتقاد کے قصہ کو چھیڑا ہی (جس کی میں کچھہ ضرورت نہ سمجھتا تھا) اس لیئے میں نے بھی یہہ ذکر کردیا ہی اب میں اس سے زیادہ کچھہ نہیں کہنا چاہتا *

اس کے بعد مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ —

بعد اُن بیانات کے جو میرے کھڑے ہونے سے پہلے اس جلسہ میں ہوچکے ہیں میرا بیان فضول ہی مگر تاہم جو کچھہ خیالات میرے دل و دماغ میں ہیں اُن کو ظاہر کرتا ہوں یہہ امر تو تسلیم ہوچکا ہی کہ یہہ مدرسہ علیگڈہ کا ایک نمونہ ہوگا مدرسۃ العلوم کے واسطے اور نمونہ ہمیشہ ایسا ہونا چاہیئے کہ جس کے دیکھنے سے اصل کی طرف رغبت و شوق زیادہ ہو نہ نفرت اس لیئے اس مدرسہ کے اہتمام کی زیادہ ضرورت ہی اور میرے خیال میں اس کے واسطے پچاس ہزار سے کم سرمایہ کسی طرح کافی نہوگا اور جو کچھہ خیال اس مدرسہ کی بابت ہیں وہ کسی طرح اس مقدار سے کم میں پورے نہیں ہوسکتے *

اگرچہ ہمارے ضلع علیگڈہ اور بلند شہر کے مسلمان تعلقہ دار ایسے ذی مقدور ہیں کہ دو چار بلکہ دو ہی اس مقدار کو بے تکلف پورا کرسکتے ہیں اور بلحیثیہ دنیا کے امور نام آوری میں ایک ایک رئیس اس مقدار سے زیادہ صرف کردیتا ہی مگر مجھے کبھی اُن کاموں سے اس کام کو مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے نہ خیال کرنا چاہیئے کہ صرف دو چار یا دس پانچ بڑے بڑے رئیسوں سے اُس کا چندہ لینا چاہیئے کیونکہ یہہ بات تو ٹھیک ہی کہ جو امور مدت ہاے دراز سے دلوں میں بیٹھے ہوتے ہیں اُن کا اُٹھانا ایک پہاڑ کا ڈھانا ہی اس لیئے یہہ امر کسی رئیس کے سامنے پیش کرنا کہ جب آپ اپنی دنیا کی رسموں میں جو شادی بیاہ وغیرہ سے متعلق ہیں ہزاروں لاکھوں روپیہ صرف کرتے ہیں جس کا کچھہ نتیجہ نہیں ہی تو یہہ کام تو بڑا نیک ہی اس میں کیوں اُس قدر نہیں دیتے بالکل فضول ہی اور کبھی اُس کا اثر اُن کے دلوں پر نہیں ہوسکتا ہی کیونکہ وہ رسمیں تو اُن کے دلوں میں نقش کالحجر ہیں اور اُن کے ادا کرنے کی خوبی اور خوشی اُن کو معلوم ہوتی ہی اور اس مدرسہ کی خوبی اور اس کے فائدے خیالی اور وہمی معلوم ہوتے ہیں اور جس چیز کا فائدہ خیالی معلوم ہوتا ہی اور جو چیز آنکھہ کے سامنے نہیں ہوتی اُس پر زیادہ جرأت اور ہمت نہیں ہوسکتی ہی اور یہہ بھی خیال کرنا ضرور ہی کہ یہی ہمارا مدرسہ ایسا ہوگا کہ جس سے مدرسۃ العلوم کی بنیاد قایم ہو جاویگی اگر اس مدرسہ کے اجرا سے اور طریقہ تعلیم سے کل اعتراضات مخالفین اُٹھہ گئے اور جتنے

شبہہ دل میں آتے ہیں جاتے رہے اور تہذیب اور ترقی اپنی صورت دکھانے لگی تو یقین جانیئے کا ضرور یہہ خیال ہوگا بلکہ یقین ہوجائیگا کہ جب اس چھوٹے سے مدرسہ کی یہہ حالت ہی تو خدا جانے بڑے مدرسہ کی کیا کیفیت ہوگی اور اُس کی تعلیم سے کیسے کیسے فائدہ ہونگے اور ہر شخص بدل اور نہایت ہی خوشی اور آرزو سے چندہ دیگا اس لیئے یہہ راے ضرور بدلنی چاہیئے کہ اس مدرسہ کے واسطے عام چندہ اس ضلع اور ضلع بلند شہر سے نہ لیا جاوے بلکہ میری یہہ راے ہی کہ عام چندہ اس ضلع اور نیز ضلع بلند شہر سے لیا جاوے اور ہرگز یہہ خیال نہیں چاہیئے کہ عام چندہ لینے سے مدرسۃ العلوم کے چندہ میں نقصان آویگا بلکہ جس قدر تعداد چندہ کی اس مدرسہ کے واسطے زیادہ ہوجاویگی اُسی قدر اس مدرسہ کے استحکام اور خوبی میں افزایش ہوگی اور وہی افزایش مدرسۃ العلوم اور اُس کے چندہ کی بنیاد کو زیادہ مستحکم اور مضبوط کریگی *

اس کے بعد محمد ظفر یاب خاں صاحب کھڑے ہوئے اور چند مختصر باتیں کہہ کر بیٹھہ گئے *

فہرست

اُس چندہ کی جو بعد اختتام مجلس ہوا

		روپیہ
نواب حاجی محمد محمود علیخانصاحب بہادر رئیس چھتاری		۳۰۰۰
راجہ سید محمد باقر علیخاں صاحب بہادر رئیس پنڈراول		۲۵۰۰
محمد ہادی یارخاں صاحب رئیس دادوں	...	۲۰۰۰
کنور محمد لطف علی خانصاحب رئیس چھتاری	...	۱۰۰۰
مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب رئیس و وکیل ضلع علیگڈہ		۱۰۰۰
مولوی محمد سمیع اللہ خانصاحب جج ماتحت علیگڈہ	...	۱۰۰۰
کنور محمد مشرق علی خانصاحب رئیس چکاتول	...	۷۵۰
کنور محمد اُمراؤ خاں صاحب رئیس چکاتول	...	۵۰۰
مرزا عابد علی بیگ صاحب منصف درجہ اول ہاتہرس	...	۳۰۰
چودھری حاجی محمد منصور خانصاحب رئیس بلرام	...	۳۰۰
سید عاشق علیصاحب و سید باسط علی صاحب رئیس جلالی		۳۰۰
محمد مقتدر اللہ خانصاحب رئیس	...	۲۰۰
شیخ غازی الدین صاحب رئیس اترولی	...	۲۰۰
قاضی محمد لطافت حسین صاحب وکیل ضلع علیگڈہ	...	۲۰۰
محمد ظفریاب خانصاحب وکیل منصفی ضلع علیگڈہ	...	۱۵۰
قاضی محمد محمد حسین صاحب وکیل ضلع علیگڈہ	...	۷۵
مولوی محمد مشتاق حسین صاحب نائب تحصیلدار کول ضلع علیگڈہ	...	۷۵
سید سرفراز علی صاحب رئیس و مختار ضلع علیگڈہ	...	۵۰
مولوی سید فضل حق صاحب رئیس اترولی وکیل ضلع علیگڈہ		۵۰
مولوی محمد عقیل صاحب وکیل ضلع علیگڈہ	...	۵۰
محمد نور خاں صاحب وکیل ضلع علیگڈہ	...	۵۰
ناظر محمد احسن اللہ صاحب ناظر محکمہ جج ماتحت ضلع علیگڈہ	...	۳۰
مولوی محمد قطب الدین صاحب محرر محکمہ ججی ضلع علیگڈہ	...	۲۵
محمد محمود شاہ خاں صاحب مترجم منصفی ہاتہرس	...	۳۰
سید عزت علی خاں صاحب رئیس ضلع علیگڈہ	...	۲۵
حافظ نظام الدین صاحب تاجر علیگڈہ	...	۲۵
سید رضا علی صاحب محافظ دفتر محکمہ ججی ضلع علیگڈہ		۲۵
سید احمد حسین صاحب محرر اول رجسٹری محکمہ ججی		۲۵
مولوی ضیاء حسین صاحب محرر محکمہ ججی	...	۲۵
مولوی محمد اسمعیل صاحب اڈیٹر اخبار سین ٹیفک سوسئیٹی و رئیس ضلع علیگڈہ	...	۲۵
سید عباس علی صاحب پیشکار محکمہ ججی	...	۲۵
مولوی محمد لطف اللہ صاحب مدرس مدرسہ عربی ضلع علیگڈہ	...	۲۰
مولوی علاء الحق صاحب خلف مولوی فضل حق صاحب مترجم بلندشہر	...	۲۰
محمد فضل حق صاحب محرر محکمہ جج ماتحت ضلع علیگڈہ		۱۵
سید فرزند حسن صاحب محرر محکمہ جج ماتحت ضلع علیگڈہ		۲۵
شیخ سعید الدین صاحب نقلنویس محکمہ ججی ماتحت ضلع علیگڈہ	...	۱۰
محمد نبی داد خانصاحب وکیل ضلع علیگڈہ	...	۱۰
محمد معصوم علی خانصاحب پیشکار تحصیل ہاتہرس	...	۱۰
شیخ خدابخش صاحب رئیس کول	...	۵
شیخ فدا حسین صاحب وکیل ضلع علیگڈہ	...	۵
میر سید حسین صاحب محرر مثل محکمہ ججی	...	۵
میزان کل		۱۳۳۳۵ روپیہ

بمقام علیگڈہ — مطبع علیگڈہ انسٹیٹیوٹ میں چھپا اور حافظ
محمد عبدالرزاق کے اہتمام سے شایع ہوا